(جب کو اکسی قوم کا راہ نما ہوگا تو وہ اُن کو ہلاکت کی طرف ہی راہ نمائی کریگا۔)

باوجود اس صفائی کے مرزائیوں کی ایمانداری کی یہ کیفیت ہے کہ تمام دنیا کو یا تو اندھا جانتے ہیں یا خود اندھے ہیں کہ دنیا بھر میں کوئی ایسا نہو گا چنانچہ قادیانی پارٹی کا اعلےٰ رکن ایڈیٹر ریویو لکھتا ہے کہ

"وہ خدائی فیصلہ جو حضرت مسیح موعود نے اپنی دُعا میں اللہ تعالےٰ سے مانگا تھا کہ اے خدا تو کھُلے طور پر ڈوئی کے جھوٹ کو دنیا پر ظاہر فرما۔ وہ فیصلہ ظاہر کر چکا ہے اور جو پیشگوئی اسکے انجام کے متعلق تین سال پہلے امریکہ اور یورپ میں شائع ہو چکی تھی وہ نہایت صفائی سے پوری ہو چکی ہے۔ پیشگوئی میں اللہ تعالےٰ نے یہ بتایا تھا کہ ڈوئی حضرت مسیح موعود کی زندگی میں بڑے بڑے دکھ اُٹھاکر اور بڑی بڑی حسرتوں کے ساتھ ہلاک ہو جائیگا۔"

(ریویو اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۴۹)

پھر کمال بے حیائی یہ ہے کہ بڑی صفائی سے اڈیٹر مذکور لکھتا ہے کہ پیشگوئی کے یہ لفظ تھے کہ وہ (ڈوئی) میری آنکھوں کے سامنے اور میرے دیکھتے دیکھتے حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دنیا کو چھوڑ جائیگا۔ (ریویو اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۴۹ سطر ۱۴)

پس ہم بھی اسی ایک بات پر فیصلہ کرتے ہیں کہ پیشگوئی کے یہ الفاظ دکھا دو تو ہم بھی مان جائینگے کہ کرشن جی کی یہ پیشگوئی سچی ہوئی۔

**مرزائیو!** اور مرزا کے اڈیٹرو! اگر تم میں کوئی حیا و شرم کا شمہ باقی ہے تو پیشگوئی کے یہ الفاظ دکھا دو نہیں تو یاد رکھو کہ "**مرقع قادیانی**" تمہارے ہی مقابلہ کے لئے وضع ہوا ہے۔ تم دیکھ لوگے کہ عمر بھر اس تقاضا سے تمہاری جان نہیں چھوٹیگی آج تک مرزا جی جسقدر میری موافقت میں بہائی میں اس دنیا سے چلا جائینگے یاد رکھنا ؎

نازک خیالیاں مری توڑیں عدو کا دل ـ میں وہ بلا ہوں شیشہ سے پتھر کو توڑ دوں

## مرزا صاحب قادیانی
اور
## یحییٰ عین اللہ بہاری

قصہ مشہور ہے کہ ایک دیندار شخص کسی مکان کے اندر داخل ہوا تو پہلے درجہ میں ایک بزرگ صورت بیٹھے تھے۔ وہ کہتے تھے میں خدا کا رسول ہوں

دیندار شخص یہ سنکر بہت رنجیدہ ہوا اور غصہ میں بڑبڑاتا ہوا دوسرے درجہ میں گیا تو وہاں پر بھی ایک شخص فرشتہ صورت نظر آئے۔ شخص مذکور نے اپنے غصہ کا اوس بزرگ کی خدمت میں اظہار کیا کہ دیکھئے یہ شخص کہتا ہے میں اللہ کا رسول ہوں۔ معاذ اللہ کیسا بے ایمان ہے۔ اوس فرشتہ صورت نے سنکر جواب دیا ہیں؟ وہ کہتا ہے میں اللہ کا رسول ہوں میں نے تو اوس کو بھیجا نہیں پھر وہ رسول کیسے بن بیٹھا یہی حال ہمارے مرزا صاحب اور یحیی صاحب کا ہے۔ مرزا صاحب تو خدا کے رسول ہی بنتے تھے یحیی صاحب نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے **فرمان** اُس کتاب کے سرورق پر کلمہ یوں لکھا ہے لا الہ الا اللہ یحیی عین اللہ گو بعض اخباروں نے اس کتاب پر ریویو کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جتنی رقم اس کتاب کے طبع کرانے پر مصنف نے خرچ کی ہے بہتر ہوتا کہ وہ اپنے دماغ کے علاج پر خرچ کرتا۔ مگر ہمارے خیال میں اس کتاب کا چھپنا مسلمانوں کے لئے مفید ہے کیونکہ مرزا صاحب کے آئے دن کے فسادات کا اب خاتمہ قریب معلوم ہوتا ہے۔ جیسے وہ رسول ہیں ویسے ہی یہ حضرت خدا ہیں۔ مناسب ہے کہ دونو صاحب باہمی پہلے فیصلہ کرلیں پھر کسی دوسرے کو تبلیغ کریں۔ بس ع

خوب گذریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو

## یک نہ شد دو شد

لاہور میں ایک صاحب منشی الہی بخش مرحوم تھے جنکی نسبت مرزا صاحب کو رسالہ ضرورت الامام میں اقرار ہے کہ وہ متقی اور صالح تھے۔ اُن کو بھی الہام ہوتے تھے۔ الہام بھی مرزا صاحب کے برخلاف۔ اُن کے الہامات سنکر مرزا صاحب اپنی شیخی بگھارا کرتے تھے کہ یہ بھی میرے ہی زمانہ کا فیض ہے اور میری ہی برکت ہے کیونکہ میں امام الزمان ہوں لیکن معلوم نہیں۔ جناب مرزا صاحب کیا کہینگے کہ انہیں کے ایک سابق مرید نے بھی دعوی کیا ہے کہ میں چودھویں صدی کا مجدد ہوں۔ ہمارے پاس تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم ایک کو مانیں اور دوسرے کو نہ مانیں۔ یہ اور بات ہے کہ ہم کسی کے ماننے کے بھی مکلف نہیں بلکہ ہم کو کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کافی ہے۔ مگر ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ یہ دو مجدد باہمی کسطرح فیصلہ کریں گے۔ ناظرین کی دلچسپی کے لئے دوسری